



## سوال

(352) جس کو قرآن کی دعوت نہیں پہنچی اس کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بدھ مت سے تعلق رکھنے والی ایک تعلیم یافتہ خاتون نے سات سال تک گہرائی سے اسلام کا مطالعہ کیا اور حال ہی میں مسلمان ہو گئی آج کل بوہ بڑی سرگرمی اسلام سے اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے اور متعدد مرد اور عورتوں اس کی تبلیغ سے مسلمان ہو چکے ہیں۔ ایک بار وہ چند نو مسلم افراد کے ساتھ ایک دور دراز علاقے کے تبلیغی دورے پر تھی کہ بدھ مت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اس سے ایک سوال کیا کہ آپ لوگ غیر مسلموں کو جہنمی کس طرح کہہ سکتے ہیں، حالانکہ اس علاقے میں ہم نے آج سے پہلے اسلام کا نام بھی نہیں سنا تھا تو کیا ہمارے باپ دادا جہنمی ہیں؟ اگر مسلمانوں نے ان تک سچا دین نہیں پہنچایا تو اس میں ان کا کیا قصور ہے؟ اس نو مسلم خاتون نے ہم سے رابطہ کیا اور وہ اس سوال کا جواب چاہتی ہے۔ سوال کرنے والا شخص بعد میں مسلمان ہو گیا تھا۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان غیر مسلم کے جہنمی ہونے کا حکم اسی شرط کے ساتھ لگاتے ہیں کہ ان تک قرآن کی دعوت خود ان کی زبان میں پہنچ چکی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَأَوْحَىٰ إِلَيْنَا بِذَٰلِكَ الْقُرْآنِ لِأَنَّزَلْنَاكَ بِوَسْمِ الْفَلَقِ... ۱۹ لَأَنعَام

”ہم عذاب نہیں کرتے حتیٰ کہ رسول بھیج دیں۔“

لہذا جس غیر مسلم کو اسلام کی دعوت پہنچی ہو اور وہ کفر پر اڑا رہے وہ جہنمی ہے۔ اس کی دلیل مذکورہ بالا آیات قرآنی ہیں اور ارشاد نبوی ہے۔

(وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٍّ وَلَا نَصْرَانِيٍّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يَلْمِ يَاسِيًّا أَوْ سَلَمًا إِلَّا كَانَتْ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ)

”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس مت میں سے جس یہودی یا عیسائی کو میرے (مبعوث ہونے کے) متعلق خبر مل جائے پھر وہ اس (دین) کو قبول نہ کرے جو مجھے دے کر مبعوث کیا گیا ہے وہ (منکر شخص) جہنمی ہوگا۔“ 1

(1) مسند احمد ج: ۲، ص: ۳۱۴، ج: ۲، ص: ۳۹۶، ۳۹۸، صحیح مسلم حدیث نمبر: ۱۵۳، مستدرک حاکم ج: ۲، ص: ۳۲۲)



اس مضموم کی اور بھی بہت سی آیات اور احادیث موجود ہیں۔ جس شخص کو اس انداز سے اسلام کی دعوت نہیں پہنچ سکی کہ اس پر حجت قائم ہو جائے اس کا معاملہ اللہ کی مرضی پر منحصر ہے۔ اس بارے میں علماء کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ قیامت کے دن ایسے افراد کی آزمائش کی جائے گی۔ جس نے اس وقت اللہ کے احکام کی تعمیل کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے نافرمانی کی وہ جہنم میں جائے گا۔ امام بن کثیر رحمہ اللہ علیہ نے آیت مبارکہ

وَأَكْفَأُ مَعَدِّينَ حَتَّىٰ تَبْعَثَ رَسُولًا ۝۱۵... الإسراء کی تفسیر کرتے ہوئے یہ مسئلہ واضح کیا ہے۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”طریق الحجربین“ کے آخر میں ”طبقات المکلفین“ کے عنوان کے تحت اس مسئلہ پر بات کی ہے۔ ہماری رائے میں مزید استفادہ کے لیے ان کتب کا مطالعہ مناسب ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ دار السلام

ج 1

محدث فتویٰ